بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

لاک ڈاؤن کی صورت میں عید الفطر کی نماز کیسے ادا کریں؟

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ (طائف)

تاریخ نے ایسا وقت کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ عالمی پیمانے پر مسلمانوں کی عبادت گاہیں مسلسل کئی ماہ تک ویران رہی ہوں اور مساجد میں نماز پڑھنے کے لئے نمازی ترس رہے ہوں خصوصا رمضان المبارک کی عبادتیں اور نماز تراویح کے لئے اس قدر بے چین ہوئے ہوں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

شاید اسی لئے دنیاوالے بالخصوص مسلمان اس سانحہ کو کبھی نہ بھول پائیں، رمضان المبارک کے مسائل میں نماز تراویح اور اعتکاف کے مثل نماز عید کی ادائیگی بھی ایک بے چین کرنے والا کربناک مسئلہ بنا ہوا ہے۔ حکومت کی طرف سے خیر خواہی کی بجائے اس موقع سے مسلمانوں کو مزید کرب والم کا خوف ودہشت ہے، نہ جانے کہاں کہاں بھیڑ اور کورونا کے نام پر مسلمانوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جائے؟ اس لئے ہمیں پہلے سے ہی چوکنا رہنا چاہئے اور دشمن طاقت کو کوئی موقع مہیا نہ ہو ایسا کوئی ٹھوس منصوبہ ہر علاقہ کے اہل علم وخرد کو بنانا چاہئے۔

لاک ڈاؤن کی صورت میں سوال اپنی جگہ بیحد اہم ہے کہ مسلمان عید کی نماز کہاں اور کیسے ادا کریں؟ اس لئے اس مسئلے کو بہتر طریقے سے جاننے کے لئے پہلے چند بنیادی مسئلوں کو جاننا ضروری ہے۔

پہلا مسئلہ: نماز عید کا حکم:

نماز عید کے حکم میں ائمہ اربعہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ احناف کے نزدیک فرض عین، حنابلہ کے یہاں فرض کفایہ اور شافعیہ اور مالکیہ کے یہاں سنت مؤکدہ ہے۔ شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ نے عید کی صبح

تاخیر سے اٹھنے والے کے حکم میں فتوی دیا ہے کہ عید کی نماز فرض کفایہ ہے، بستی کے چند لوگ ادا کر لیں تو بقیہ لوگوں سے گناہ ختم ہو جاتا ہے تاہم دلائل کی روشنی میں احناف کا موقف قوی معلوم ہوتا ہے اس لئے میرا بھی یہی ماننا ہے کہ نماز عید ہر مسلمان مرد پر واجب ہے تاہم عورتوں کے حق میں مستحب ہے، بغیر عذر کے نماز عید سے پیچھے رہ جانے والا مرد گنہگار ہو گا۔ نماز عید کے وجوب کا موقف شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ، شیخ البانیؒ، شیخ ابن بازؒ اور شیخ الحدیث عبید اللہ مبارک پوریؒ وغیرہم کا ہے۔

دوسرا مسئلہ: نماز عید کا افضل واول وقت:

نماز عید کا اول وافضل وقت اس کا ابتدائی وقت ہے جو کہ سورج کا ایک نیزہ بلند ہونا ہے۔ جناب یزید بن خمیر الرجی بیان کرتے ہیں:

خرجَ عبدُ اللَّهِ بنُ بُسْرٍ صاحبُ رسولِ اللَّهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ معَ النَّاسِ في يومِ عيدِ فطرٍ أو أضحى فأنكرَ إبطاءَ الإمامِ فقالَ إنَّا كنَّا قد فرغنا ساعتَنا هذِه وذلِك حينَ التَّسبيحِ(صحيح أبي داود:1135)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صحابی رسول لوگوں کے ساتھ عید فطر یا عید اضحیٰ کے لیے تشریف لائے تو امام کے تاخیر کر دینے کو انہوں نے ناپسند کیا اور کہا کہ ہم تو اس وقت فارغ ہو چکے ہوتے تھے یعنی اشراق کے وقت۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عیدین کی نماز کو اول وقت میں ادا کرنا چاہئے اور تاخیر سے بچنا چاہئے تاہم ظہر سے پہلے تک ادا کر لینا جائز ہے۔

تیسرا مسئلہ: نماز عید کی ہیئت اور شعائر اسلام کا اظہار:

نماز عید کا مقصد شعائر اسلام کا اظہار ہے اس لئے پاپیادہ گھروں سے نکلنے، راستے میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے

جانے، عید گاہ پہنچنے اور صحرا میں مجموعی طور پر اور مخصوص کیفیت کے ساتھ بندگی کر کے دوسرے راستے سے پیدل لوٹنے کا حکم دیا گیا ہے جس طرح حج کے فریضے میں اسلامی شعائر کا اظہار ہمیں نظر آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے متعلق ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والاضحى إلى المصلى (صحيح البخاری:956)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے دن (مدینہ کے باہر) عید گاہ تشریف لے جاتے۔

اس لئے عید کی نماز بستی سے نکل کر باہر صحرا میں ادا کرنا مشروع ہے تاکہ شعائر اسلام کا اظہار ہو سکے، آپ نے بچوں اور حیض والیوں کو بھی عید کے دن اپنے گھروں سے نکلنے کا حکم دیا۔

چوتھا مسئلہ: نماز عید سے متعلق عذر والے مسائل:

☆ عید کی نماز کے لئے عید گاہ جاتے وقت بارش یا کوئی دوسری رکاوٹ پیدا ہو جائے تو مسجد میں نماز عید ادا کی جا سکتی ہے جیسا کہ بارش کی وجہ سے نبی ﷺ نے مسجد میں عید کی نماز پڑھی ہے۔

☆ مریض اور عذر والے عید گاہ نہ جا سکیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اور نبی ﷺ نے انہیں اپنے گھروں میں نماز عید ادا کرنے کا حکم نہیں دیا ہے لیکن حیض والیوں کو عید گاہ پہنچنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو سکیں، اس حکم سے عورتوں پر نماز عید کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ استحباب کا پتہ چلتا ہے اور ویسے بھی عورتوں کو گھروں میں قرار کا واجبی حکم ہے۔

☆ اللہ تعالی نے حج کرنے والوں سے بھی عید کی نماز ساقط کر دی ہے کیونکہ وہ ایک طرف شعائر اسلام کا اظہار کر ہی رہے ہیں دوسری طرف حج کے بڑے دن یوم النحر کو بڑے بڑے اعمال کی انجام دہی کی وجہ سے عید کی ادائیگی میں ان کے لئے مشقت ہے۔

☆اگر کسی کو نماز عید کی ایک رکعت مل جائے تو اس نے عید کی نماز پالی اور جو آخری رکعت کے سجدہ یا تشہد میں امام کے ساتھ ملے تو وہ عید کی نماز کی طرح نماز ادا کرلے۔

☆اگر کسی کی عید کی نماز چھوٹ جائے تو عید کی نماز کی طرح ادا کرلے، چند لوگ ہوں تو جماعت قائم کرلے جنہوں نے کہا نماز عید کی قضا نہیں صحیح بات نہیں ہے۔ قضا کا بھی آثار سے ثبوت ملتا ہے، نیز جس اثر سے قضا کی صورت میں چار رکعت پڑھنے کا ذکر ملتا ہے اسے شیخ البانی نے ارواء الغلیل میں منقطع قرار دیا ہے ۔قضا کرتے ہوئے دو رکعت ہی ادا کرے اور خطبہ عید چھوڑ دے۔

لاک ڈاؤن کی صورت میں نماز عید کی ادائیگی کا طریقہ:

جیسا کہ میں نے بتایا کہ نماز عید شعائر اسلام کا اظہار ہے اس لئے اصلا عید کی نماز کے لئے بستی والوں کا اپنے گھروں سے نکلنا اور کسی صحرا میں نماز عید کی ادائیگی کے لئے جمع ہونا ضروری ہے تاکہ بستی والے ایک ساتھ اور ایک جگہ عید کی نماز پڑھ سکیں۔ موجودہ صورت حال میں مسلمانوں کا عید گاہ میں جمع ہونا ممکن نظر نہیں آتا پھر بھی میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے اور ہمارے لئے گھروں سے نکل کر عید گاہ میں نماز ادا کرنے کی سبیل پیدا فرمائے۔ آمین

جب لاک ڈاؤن کی صورت حال بنی رہے اور مسلمان عید گاہ میں جمع نہ ہو سکیں تو ہمیں اس بات پر پہلے یقینی علم حاصل کرلینا ہے کہ کیا مسلمان گاؤں کی جامع مسجد میں جمع ہو سکتے ہیں؟ اگر یہ صورت ممکن ہو سکے تو عید گاہ کی بجائے مسلمانوں کو چاہئے بستی کی جامع مسجد میں جمع ہو کر اول وقت میں خفیف طور پر نماز عید مع خطبہ ادا کرلیں کہ اس وقت دشمن کا خطرہ کم ہو گا تاہم احتیاط کے طور پر بچوں اور عورتوں کو اس صورت میں گھر میں ہی رہنے دیں تو بہتر ہے کیونکہ ان پر نماز عید فرض نہیں ہے۔

اگر بستی کے تمام لوگوں کا جامع مسجد میں بھی جمع ہونا قانونا منع ہو تو گاؤں میں مختلف جگہوں پر گروہ کی شکل

میں جمع ہو کر بھی نماز عید ادا کی جاسکتی ہے لیکن اس کام کے لئے پہلے ہمیں اجتماعی شکل میں منصوبہ بنانا ہو گا کہ جماعت کہاں کہاں قائم کی جائے گی اور کہاں پر کون مسئول ہو گا؟ اس منصوبے میں گاؤں کے چھوٹی بڑی مساجد، پارکوں، خالی جگہوں اور میدانوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔

عذر کے وقت گھروں میں نماز عید ادا کرنے کا حکم:

لوگوں کو اس بات کا خوف ہے کہ عید کے دن بھی مسلمان کہیں پر جمع نہیں ہو سکتے ہیں حتی کہ مسجد میں بھی فقط پانچ افراد کو ہی جمع ہونے کی اجازت ہے ایسے میں کیا لوگوں کے لئے اپنے اپنے گھروں میں عید کی دوگانہ ادا کرنے کا جواز ہے؟

گھروں میں نماز عید کی ادائیگی کے متعلق علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ عید کی نماز گھروں میں نہیں ادا کی جاسکتی ہے کیونکہ یہ خاص وصف کے ساتھ مشروع کی گئی ہے جو گھروں میں ادائیگی سے وہ حاصل نہیں ہے۔ یہ موقف امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا ہے۔ اس کے برعکس جمہور علماء کہتے ہیں کہ گھروں میں بھی عید کی نماز پڑھنا جائز ہے ان کی دلیل انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عمل ہے جسے امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں تعلیقاذکر کیا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں اور بچوں کو جمع کرکے شہر والوں کی طرح نماز عید پڑھائیں اور تکبیر کہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین) اس اثر پر امام بخاری کے باب سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی نماز عید فوت ہو جائے تو وہ دو رکعت ادا کر سکتا ہے۔

مذکورہ دونوں موقف میں امام ابو حنیفہ اور شیخ الاسلام وغیرہم کی بات زیادہ قوی ہے کہ عید کی نماز گھروں میں ادا نہیں کی جائے گی بلکہ اس میں اسلامی شعائر کا اظہار کیا جائے گا جس کے لئے گھروں سے خروج کرنا

اور کسی جگہ پر مسلمانوں کا جمع ہونا ضروری ہے۔تاہم میری نظر میں اس مسئلے میں حالات وظروف کے تئیں معمولی وسعت یہ ہے کہ اگر مسلمان عیدگاہ میں یا گاؤں کی جامع مسجد میں اکٹھا نہ ہو سکیں اور نہ ہی گروہی شکل میں نماز عید ادا کرنے کی امکانی صورت ہو تو جو لوگ جمہور کے موقف پر عمل کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں میں نماز عید ادا کریں ان کو اس عمل سے روکا نہیں جائے گا، نہ ہی ان کو ملامت کی جائے اور نہ انہیں مبتدع کہا جائے گا کیونکہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے اور اس سلسلے میں قطعی دلیل نہیں ہے۔

عید کی نماز کا طریقہ :

عید کی دو رکعت ادا کی جائے گی، امام پہلی رکعت کے لئے تکبیر تحریمہ کہے اور آہستہ دعائے استفتاح پڑھے پھر بلند آواز سے مزید چھ تکبیرات کہے اس کے بعد جہرا سورہ فاتحہ پڑھے، اس کے بعد سورہ ق یا سورہ اعلی یا قرآن سے جو یاد ہو وہ پڑھے پھر رکوع وسجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو پھر پہلے بلند آواز سے پانچ تکبیرات کہے اور جہرا سورہ فاتحہ کی قرات کے بعد سورہ قمر یا سورہ غاشیہ یا کوئی دوسری سورت پڑھے اور رکوع وسجود کے بعد سلام پھیر کر لوگوں کو مختصر خطبہ دے۔ عید کی قضا پڑھتے وقت اسی طرح دو رکعت ادا کریں اور خطبہ چھوڑ دیں، یہ مسنون ہے۔

اللہ تعالی اہل توحید کی اہل شرک وکفر کے شر سے حفاظت فرمائے، عید کے دن تمام مسلمانوں کو جماعت کے ساتھ نماز عید ادا کرنے کی توفیق دے اور ملک میں سب کے حق میں امن وامان کی فضا پیدا فرمائے ۔آمین

Lockdown ki surat me Eid ul fitr ki ?Namaz kaise ada karen

Tarikh ne esa waqt kabhi nahi dekha hoga ke aalami paimane per musalmano ki ibadatgaah musalsal kayi maah tak band rahi ho, Aur masajid me namaz padhne ke liye namazi taras rahe hon khaas taur se ramzanul mubarak ki ibadate aur namaz e taraveeh ke liye is qadar bechen hui ho.

Shayad isi liye duniya wale khaas taur se musalman is haadise ko kabhi na bhula paye. Ramzanul mubarak ke masail me namaz e taraveeh aur aitekaf ke jaise namaz e eid ki adaygi bhi ek bechain karne wala masala bana hua hai. Hukumat ki taraf se khair khwahi ki bajaye is mauqe se musalmano ko mazid dukh, khauf aur dehshat hai. Na jaane kahan kahan bheed aur korona ke naam per musalmano ko zulm o sitam ka nishana banaya jaye Is liye hame pehle se hi aagaah rehna chahiye aur dushman taqat ko koi mauqa na ho esa koi thos mansooba har ilaaqe ke ahle ilm ko banana chahiye.

Lockdown ki surat me sawal apni jagah behad aham hai ki musalman eid ki namaz kahan aur kese ada karen Is liye is masale ko behtar tarike se janne ke liye pehle kuch buniyadi masalon ko janna zaruri hai:

PEHLA MASLA

EID KI NAMAZ KA HUKM:

Namaz e eid ke hukm me chaaron imaamon ke darmiyan ikhtilaf paya jata hai,

Ahnaf ke nazdik Farz e A'in
Hanabilah ke nazdik Farz e Kifaya
Shafai Aur Maliki ke Nazdik Sunnat e Muakkadah
Shaikh Saleh Fauzan Hafizahullah ne Eid ki subah takhir se uthne wale ke hukm me fatwa diya hai ke Eid ki namaz Farz e Kifaya hai. Basti ke kuch log ada kar den to baqi logon se gunah khatam ho jata hai. Lekin dalail ki roshni me Ahnaf ka mauqif mazboot nazar aata hai is liye mera bhi yahi manna hai ki Namaz e Eid har musalman Mard per wajib hai. Albatta aurton ke haq me mustahab hai. Baghair koi uzr ke namaz e Eid se piche reh jane wala mard gunehgar hoga.

Namaz e Eid ke wujub ka mauqif Shaikh ul Islam Ibn e Taymiyah, Shaikh Albani, Shaikh Ibn e Baaz Aur Shaikh ul Hadees Abdullah Mubarakpuri ka hai .

Dusra masla

NAMAZ E EID KA AFZAL AUR AWWAL WAQT:

Namaz e Eid ka afzal aur Awwal waqt uska ibtidai waqt hai, jo ki suraj ka ek neza buland hona hai .

Janab Yazeed bin khumair ar-raji bayan karte hain:

خرجَ عبدُ اللَّهِ بنُ بُسْرٍ صاحبُ رسولِ اللَّهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ معَ النَّاسِ في يومِ عيدِ فطرٍ أو أضحى فأنكرَ إبطاءَ الإمامِ فقالَ إنَّا كنَّا قد فرغنا ساعتَنا هذِه وذلِك حينَ التَّسبيحِ

(صحيح أبي داو: 1135)

Hazrat Abdullah bin Busr raziallahu taala anhu sahabi e Rasool ﷺ logon ke sath Eid Ul Fitr ya Eid Ul Azha ke liye tashrif laye to imam ke takhir kar dene ko unhon ne na pasand kiya aur kaha ke

hum to is waqt farig ho chuke hote the aur woh ishraq ka waqt tha.

Is hadees se malum hua ki Eidain ki namaz ko awwal waqt me ada karna chahiye Aur Takhir se bachna chahiye taham zuhr se pehle tak Ada kar lena chahiye.

Tesra mas'ala

NAMAZ E EID KI KAIFIYAT AUR SHAA'IR E ISLAM KA IZHAR:
Namaz e Eid ki kaifiyat shaa'ir e Islam ka izhar hai is liye paidal gharo se nikalne Raste me Allah ka zikr karte hue jane, eidgah pahunchne aur sehra me majmuei taur per aur makhsoos kaifiyat ke sath bandagi karke dusre raste se paidal lautne ka hukm diya gaya hai. Jis tarah hajj ke farize me islami shaa'ir ka izhar hame nazar ata hai. Nabi e Akram ﷺ Ke mutalliq Abu Saeed khudri razi-allahu-anhu bayan karte hain:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والاضحى إلى المصلى

(صحيح البخارى: 956)

Tarjuma-Nabi e Akram ﷺ Eid Ul Fitr aur Eid Ul Azha ke din (madina ke bahar) Eidgah tashreef le jate.
Is liye Eid ki namaz basti se nikal kar bahar sehra me ada karna mustahab hai taki shaa'ir e islam ka izhar ho sake. Aap (ﷺ) ne Haiz wali aurton aur bachchon ko bhi Eid ke din apne gharon se nikalne ka hukm diya.

Chautha mas'la:

NAMAZ E EID SE MUTALIK UZR WALE MASAIL:

🖊Eid ki Namaz ke liye Eidgah jate waqt barish ya koi dusri rukawat paida ho jaye to Masjid me namaz ada ki ja sakti he jaisa ki barish ki wajah se Nabi ﷺ Ne Masjid me Eid ki namaz padhi hai .

✒️ Mareez aur uzr wale Eidgah na ja saken to un per koi gunah nahi aur Nabi ﷺ Ne unhe apne gharo me namaz e Eid Ada karne ka hukm nahi diya hai lekin haiz wali Aurton ko Eidgah pahunchne ka hukm diya hai taki wo khair Aur Musalmano ki dua me sharik ho saken. Is hukm se Aurton per Eid ki namaz ki farziyyat sabit nahi hoti balki istehbab ka pata chalta hai aur wese bhi aurton ko gharo me rukne ka wajibi hukm hai .

✒️ Allah tala ne Hajj karne walo se bhi Eid ki namaz muaaf kardi hai kyunki wo ek taraf shaa'ir e islam ka izhar kar hi rahe hain, dusri taraf hajj ke bade din yaum un nahar ko bade bade aamal ke anjam dene ki wajah se Eid ki namaz ki adaygi me un ke liye mashaqqat hai .

✒️ Agar kisi ko Namaz E Eid ki ek rakat mil jaye to usne Eid ki Namaz pa li aur jo aakhri rakat ke sajdah ya tashahhud me imam ke sath mile to wo Eid ki namaz ki tarah namaz Ada kar le .

✒️ Agar kisi ki Eid ki namaz chut jaye to eid ki namaz ki tarah ada kare. Kuch log hon to jama'at kar le. Jinho ne kaha hai ki namaz eid ki qaza nahi hai unki baat sahi nahi hai. Qaza ka bhi aasaar se sabut milta hai.
Mazeed jis asar se qaza ki surat me char rakat padhne ka zikr milta hai use shaikh Albani ne IRWA UL GALEEL me munqate' qarar diya hai .

Qaza karte hue DO RAKAT hi ada kare aur khutba e Eid Chod de.

LOCKDOWN KI SURAT ME EID KI NAMAZ KA TARIQA

➫ Jaisa ke uper bataya gaya ke Namaz Eid shaa'ir e Islam ka izhar hai. Isliye asalan Eid ki Namaz ke liye basti walon ka apne gharon se nikalna Aur kisi sahra me Namaz e Eid ki adaygi ke liye jama hona zaruri hai taki basti wale ek sath ek jagah Eid ki Namaz padh saken .

➫ Maujuda surat e hal me musalmano ka Eidgah me jama hona mumkin nazar nahi aata. Fir bhi main Allah se dua karta hun wo apne bandon per rahem farmaye aur hamare liye gharon se nikal kar Eidgah me Namaz ada karne ka rasta Paida farmaye, Aameen.

➫ Jab lockdown ki surat e hal bani rahe aur musalman Eidgah me jama na ho saken to hame is baat per pehle yakeeni ilm hasil kar lena hai ke kya musalman apni jama masjid me jama ho sakte hain? Agar ye surat mumkin ho sake to Eidgah ki bajaye masjid me jama ho kar awwal waqt me halki (choti) namaz e Eid khutbe ke sath ada kar le. Us waqt dushman ka khatra kam hoga albatta ehtiyaat ke taur per bachchon aur aurton ko is surat me ghar me hi rehne de to behtar hai kyunki un per namaz e eid farz nahi hai .

➫ Agar basti ke tamam logon ko jama masjid me bhi jama hona qanooni taur per mana ho to apne apne ilaqe me mukhtalif jagaho per giroh (toliyon) ki shakal me jama ho kar bhi namaz e Eid ada ki ja sakti he lekin is kaam ke liye pehle hame ijtimai shakal me mansuba banana hoga ki jamat kaha kaha qayem ki

jayegi aur kaha per kaun zimmedaar hoga, is mansube me ilaqe ki choti badi masjid, park, khali jagah aur maidano ko bhi shamil kiya ja sakta hai .

UZR KE WAQT GHARO ME NAMAZ E EID ADA KARNE KA HUKM

✒ Logon ko is baat ka khauf hai ke Eid ke din bhi musalman kahien per jama nahi ho sakte hain. Yahan tak ke Masjid me bhi sirf panch logon ko hi jama hone ki ijazat hai, ese me kya logon ke liye apne apne gharon me Eid ki Namaz Ada karne ka jawaz hai??

Gharon me namaz ki adaygi ke mutaliq ulama ke darmiyan ikhtilaf paya jata hai, kuch ulama ka kehna hai ke Eid ki namaz ghar me ada nahi ki ja sakti kyunki ye khas tareeqe ke sath mashru'a ki gai hai jo gharon me adaigi se hasil nahi ho sakti hai .

🖊 Ye mauqif Imam Abu Hanifah Rehmatullah alayh, Shaikh Ul Islam Ibne Taymiyah, Aur Shaikh Ibne Usaimin Rehmatullah alayh ka hai .

🖊 Is se Ulta aksar Ulama kehte hain ke gharo me bhi Eid ki Namaz padhna Jaiz hai inki dalil Anas bin Malik raziallahu taala anhu ka amal hai jise imam bukhari ne apni sahih me taleeqan zikr kiya hai. Anas bin Malik raziallahu taala anhu ne apne gulam Ibn e Abi Utba ko hukm diya tha ke wo apne ghar walon aur bachchon ko jama kar ke shahar walo ki tarah Namaz e Eid padhaye aur takbir kahe.

)SAHIH BUKHARI, KITABUL EIDAIN, BAAB AZA FATAHUL EID YUSALLI RAKATAIN(

Is asar per imam bukhari ke baab se malum hota hai ke kisi ki Namaz e Eid faut ho jaye to wo do rakat ada kar sakte hai.

➧ Mazkura dono mauqif me Imam Abu Hanifah Aur Shaikhul Islam Ibn e Taymiyah waghera ki baat jyada mazbut hai ki Eid ki Namaz gharom me ada nahi ki jayegi balki is me Islami shaa'ir ka izhar kiya jayega jis ke liye gharo se nikalna aur kisi jagah per musalmano ka jama hona zaruri he albatta meri nazar me is masale me halaat o zuruf ke talluq se mamuli wus'at ye hai ki agar musalman Eid gah me ya apne ilaqe ki jama masjid me ikaththa na ho saken aur na hi giroh (toli) ki shakal me namaz e Eid ada karne ki imkani surat ho to jo log jumhoor ke mauqif per amal karte hue apne apne gharo me Namaz e Eid ada karen unko us amal se roka nahi jayega na hi unko malamat ki jayegi aur na unhe bidati kaha jayega kyunki ye masla ijtihadi hai aur is silsile me qatai dalil nahi hai .

EID KI NAMAZ KA TARIKA

Eid ki Do rakat ada ki jayegi. Imam pehli rakat ke liye takbir e tehrima kahega aur ahista se dua e istiftah padhega fir buland awaz se mazeed che (⊘) takbirat kahega. Uske baad tez awaz se sureh fatiha padhega uske baad sureh Qaaf ya sureh Al-A'la ya quran se jo yaad ho wo padhega fir ruku aur sajdeh ke bad dusri rakat ke liye khada hoga fir buland awaz se panch (⊘) takbirat kahega. Jahran sureh fatiha ki qirat ke baad sureh Qamar ya sureh Al-Ghashiya ya quran se jo yaad ho padhega aur ruku aur sajdah ke baad salam fer kar logon ko mukhtasar khutba dega.

➧ Qaza karte waqt isi tarah do rakat ada karen, khutba chod den yahi masnoon he.

ALLAH TALA AHL E TAUHEED KI AHL E SHIRK AUR AHL E KUFR KE SHAR SE HIFAZAT FARMAYE. EID KE DIN TAMAM MUSALMANO KO JAMAT KE SATH NAMAZ ADA KARNE KI TAUFEEQ DE AUR MULK ME SAB KE HAQ ME AMAN O AMAAN KI FIZA PAIDA FARMAYE. AAMEEN!

Romanised By: Abu MO.Shaqoor Taif,K.S.A

*

लॉक डाउन की सूरत में ईद उल फित्र की नमाज़ कैसे अदा करें?

तारीख ने ऐसा वक्त कभी नहीं देखा होगा के आलमी पैमाने पर मुसलमानों की इबादत गाहें मुसलसल कई माह तक वीरान रही हूं और मसाजिद में नमाज़ पढ़ने के लिए नमाज़ी तरस रहे हों खुसूसन रमज़ान उल मुबारक की इबादतें और नमाज ए तरावीह़ के लिए इस कदर बेचैन हुए हों.

إنا لله وإنّا إليه راجعون

शायद इसीलिए दुनिया वाले बिल्खुसूस मुसलमान इस सानिह़ा को कभी ना भूल पाए ेें, रमाज़ान उल मुबारक के मसाईल में नमाज़े तरावीह़ और एअ़तिकाफ के मिस्ल नमाज़े ईद की अदायगी भी एक बेचैन करने वाला कर्बनाक मसअला बना हुआ है. हुकूमत की तरफ से खैर खुवाही की बजाय इस मौके से मुसलमानों को मज़ीद कर्ब व अलम का खौफ व दहशत है, न जाने कहां-कहां भीड और कोरोना के नाम पर मुसलमानों को जुल्म व सितम का निशाना बनाया जाए? इसलिए हमें पहले से ही चौकन्ना रहना चाहिए और दुश्मन ताक़त को कोई मौका मुहैया ना हो ऐसा कोई ठोस मन्सूबा हर इलाके के अहले इल्म को बनाना चाहिए .
लॉक डाउन की सूरत में सवाल अपनी जगह बेहद अहम है कि मुसलमान ईद की नमाज़ कहां और कैसे अदा करें? इसलिए इस मसअले को बेहतर तरीके से जानने के लिए पहले चन्द बुनियादी मसअलों को जानना ज़रूरी है .

पहला मसअला:

नमाज़े ईद का हुक्म:

नमाज़े ईद के हुक्म में अइम्म ए अरबआ के दरमियान इखतिलाफ पाया जाता है. अहनाफ के नज़दीक फर्ज़े ऐन, हनाबिला के यहां फर्जे किफाया और शाफिइयह और मालकियह के यहां सुन्नते मुअक्किदह है. शैख सालिह फौज़ान ह़फिज़हुल्लाह ने ईद की सुबह ताखीर से उठने वाले के हुक्म में फतवा दिया है कि ईद की नमाज़ फर्जे किफाया है, बस्ती के चन्द लौग अदा कर लें तो बक़या लोगों से गुनाह खत्म हो जाता है ताहम दलाईल की रोशनी में अहनाफ का मो़किफ कवि मअलूम होता है इसलिए मेरा भी यही मानना है कि नमाज़े ईद हर मुसलमान मर्द पर वाजिब है ताहम औरतों के हक़ में मुस्तहब है, बगैर उज़्र के नमाज़े ईद से पीछे रह जाने वाला मर्द गुनहगार होगा. नमाज़े ईद के वुजूब का मौ़किफ शैखुल इस्लाम इब्ने तैमिया रह, शैख अल्बानी रह, शैख इब्ने बाज़ रह और शैखुल हदीस उबेैदुल्लाह मुबारकपूरी रह वगैरहुम का है

.

दूसरा मसअला:

नमाज़े ईद का अफज़ल व अव्वल वक्त*:

नमाज़े ईद का अव्वल व अफज़ल वक्त उसका इब्तिदाई वक्त है जो के सूरज का एक नेज़ा बुलंद होना है .

जनाब यजी़द बिन खुमैर बयान करते हैं :

خرج عبدالله بن بسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس في يوم عيد فطر أو

أضحي فأنكر إبطاء الامام فقال إنا كنا قد فرغنا ساعتنا هذه وذلك حين التسبيح
)सही अबू दाऊद: 1135) हजरत अब्दुल्लाह बिन बुस्र सहाबि ए रसूल लोगों के साथ ईद ए फित्र या ईद ए अज़्हा के लिए तशरीफ लाए तो इमाम के ताखीर कर देने को उन्होंने नापसन्द किया और कहा कि हम तो इस वक्त फारिग़ हो चुके होते थे यानी इशराक़ के वक्त .

इस हदीस से मअलूम हुआ कि ईदैन की नमाज़ को अव्वल वक्त में अदा करना चाहिए और ताखीर से बचना चाहिए ताहम जुहर से पहले तक अदा कर लेना जाइज़ है .

***तीसरा मसअला:**

नमाज़े ईद की हिअत और शआइरे इस्लाम का इज़्हार*:

नमाज़े ईद का मकसद शआइरे इस्लाम का इज़्हार है इसलिए पा प्यादा घरों से निकलने, रास्ते में अल्लाह का ज़िक्र करते हुए जाने, ईदगाह पहुंचने और सहरा में मजमूई तौर पर और मखसूस कैफियत के साथ बन्दगी करके दूसरे रास्ते से पैदल लौटने का हुक्म दिया गया है जिस तरह हज के फरीज़े में इस्लामी शआइर का इज़्हार हमें नज़र आता है. नबी करीम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम के मुतअल्लिक़ अबू सईद खुदरी रजियल्लाहु अ़न्हु बयान करते हैं:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والاضحي إلي المصلي

) सही बुखारी: 956(

तर्जुमा: नबी करीम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम ईद उल फित्र और ईद उल अज़्हा के दिन (मदीना के बाहर) ईदगाह तशरीफ ले जाते .

इसलिए ईद की नमाज़ बस्ती से निकलकर बाहर सहरा में अदा करना मशरूअ़ है ताके शआइरे इस्लाम का इज़हार हो सके, आपने बच्चों और हैज़ वालियों को भी ईद के दिन अपने घरों से निकलने का हुक्म दिया .

चौथा मसअला:

नमाजे ईद से मुतअ़ल्लिक़ उज़्र वाले मसाइल:

ईद की नमाज़ के लिए ईदगाह जाते वक्त बारिश या कोई दूसरी रुकावट पैदा हो जाए तो मस्जिद में नमाज़ अदा की जा सकती है जैसा कि बारिश की वजह से नबी सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम ने मस्जिद में ईद की नमाज़ पढ़ी है .
मरीज़ और उज़्र वाले ईदगाह ना जा सकें तो उन पर कोई गुनाह नहीं है और नबी सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम ने उन्हें अपने घरों में नमाज़ अदा करने का हुक्म नहीं दिया है लेकिन हैज़ वालियों को ईदगाह पहुंचने का हुक्म दिया गया है ताकि वह खैर और मुसलमानों की दुआ़ में शरीक हो सकें, इस हुक्म से औरतों पर नमाज़े ईद की फर्जियत साबित नहीं होती बल्कि इसतिहबाब का पता चलता है और वैसे भी औरतों को घरों में क़रार का वाजिबी हुक्म है .

*अल्लाह तआला ने हज करने वालों से भी ईद की नमाज़ साक़ित कर दी है क्योंकि वह एक तरफ शआ़इरे इस्लाम का इज़हार कर ही रहे हैं दूसरी तरफ हज के बड़े दिन यौमुन नह्र को बड़े-बड़े आमाल

की अन्जाम दही की वजह से ईद की अदायगी में उनके लिए मशक्कत है .

*अगर किसी को नमाज़े ईद की 1 रकअ़त मिल जाए तो उसने ईद की नमाज़ पा ली और जो आखरी रकअ़त के सजदा या तशह्हुद में इमाम के साथ मिले तो ईद की नमाज़ की तरह नमाज़ अदा कर ले.

*अगर किसी की ईद की नमाज़ छूट जाए तो ईद की नमाज़ की तरह अदा कर ले, चन्द लोग हों तो जमाअ़त क़ायम कर ले जिन्होंने कहा नमाज़े ईद की कज़ा नहीं सही बात नहीं है. क़ज़ा का भी आसार से सबूत मिलता है, नीज़ जिस असर से क़ज़ा की सूरत में 4 रकअ़त पढ़ने का ज़िक्र मिलता है उसे शैख अल्बानी रह ने इरवाउल ग़ुलैल में मुन्क़तिअ़ क़रार दिया है. क़ज़ा करते हुए 2 रकअ़त ही अदा करे और खुतब ए ईद छोड़ दे .

***लॉक डाउन की सूरत में नमाज़े ईद की अदायगी का तरीका*:**
जैसा कि मैंने बताया कि नमाज़े ईद शआइरे इस्लाम का इज़हार है इसलिए असलन ईद की नमाज़ के लिए बस्ती वालों का अपने घरों से निकलना और किसी सहरा में नमाज़े ईद की अदायगी के लिए जमा होना जरूरी है ताकि बस्ती वाले एक साथ और एक जगह ईद की नमाज़ पढ़ सकें. मौजूदा सूरते हाल में मुसलमानों का ईदगाह में जमा होना मुमकिन नज़र नहीं आता फिर भी मैं अल्लाह से दुआ करता हूं कि वह अपने बन्दों पर रहम फरमाए और हमारे लिए घरों से निकलकर ईदगाह में नमाज़ अदा करने की सबील पैदा फरमाए आमीन .

जब लॉक डाउन की सूरते हाल बनी रहे और मुसलमान ईदगाह में जमा ना हो सकें तो हमें इस बात पर पहले यकीनी इल्म हासिल कर लेना है कि क्या मुसलमान गांव की जामा मस्जिद में जमा हो सकते हैं ? अगर यह सूरत मुमकिन हो सके तो ईदगाह की बजाय मुसलमानों को चाहिए बस्ती की जामा मस्जिद में जमा होकर अव्वल वक्त में खफीफ तौर पर नमाज़े ईद मअ़ खुतबा अदा करलें के उस वक्त दुश्मन का खतरा कम होगा ताहम एहतियात के तौर पर बच्चों और औरतों को इस सूरत में घर में ही रहने दें तो बेहतर है क्योंकि उन पर नमाज़ ईद फर्ज़ नहीं है .
अगर बस्ती के तमाम लोगों का जामा मस्जिद में भी जमा होना कानूनन मना हो तो गांव में मुख्तलिफ जगहों पर गिरोह की शक्ल में जमा होकर भी नमाज़े ईद अदा की जा सकती है लेकिन इस काम के लिए पहले हमें इजतिमाई शक्ल में मन्सूबा बनाना होगा कि जमाअ़त कहां-कहां कायम की जाएगी और कहां पर कौन मसऊल होगा? इस मन्सूबे में गांव के छोटी-बड़ी मसाजिद, पारकों, खाली जगहों और मैदानों को भी शामिल किया जाएगा.

उज़्र के वक्त घरों में नमाज़े ईद अदा करने का हुक्म:
लोगों को इस बात का खौफ है कि ईद के दिन भी मुसलमान कहीं पर जमा नहीं हो सकते हैं हत्ता के मस्जिद में भी फक़्त 5 अफराद को ही जमा होने की इजाज़त है ऐसे में क्या लोगों के लिए अपने-अपने घरों में ईद की दो गाना अदा करने का जवाज़ है ?
घरों में नमाज़े ई़द की अदायगी के मुतअल्लिक उलमा के दरमियान इख्तिलाफ पाया जाता है. बअ़ज़ उलमा का कहना है कि ईद की

नमाज़ घरों में नहीं अदा की जा सकती है क्योंकि यह खास वस्फ के साथ मशरूअ़ की गई है जो घरों में अदायगी से वह हासिल नहीं है. यह मौकिफ इमाम अबू हनीफा रह, शैखुल इसलाम इब्ने तैमिया रह और शैख इब्ने उसैमीन रह का है. इसके बर अ़क्स जमहूर उलमा कहते हैं कि घरों में भी ईद की नमाज़ पढ़ना जाइज़ है इन की दलील अनस बिन मालिक रज़ियल्लाहु अ़न्हु का अ़मल है जिसे इमाम बुखारी रह ने अपनी सही में तअ़लीक़न ज़िक्र किया है कि अनस बिन मालिक रज़ियल्लाहु अ़न्हु ने अपने ग़ुलाम इब्ने अबी उ़तबा को हुक्म दिया था कि वह अपने घरवालों और बच्चों को जमा करके शहर वालों की तरह नमाज़े ईद पढाएं और तकबीर कहें (सही बुखारी, किताबुल ईदैन,बाब इज़ा फातहुल ईद युसल्ली रकअतैनि) इस असर पर इमाम बुखारी के इस बाब से मअलूम होता है कि किसी की नमाज़े ईद फौत हो जाए तो वह 2 रकअ़त अदा कर सकता है .
मज़कूरा दोनों मौ़किफ में इमाम अबू हनीफा और शैखुल इस्लाम वगैरहुम की बात ज्यादा कवी है कि ईद की नमाज़ घरों में अदा नहीं की जाएगी बल्कि इसमें इस्लामी शआ़इर का इज़हार किया जाएगा जिसके लिए घरों से खुरूज करना और किसी जगह पर मुसलमानों का जमा होना जरूरी है. ताहम मेरी नज़र में इस मसइले में हालात व ज़ुरूफ की तईं मअ़मूली वुसअ़त यह है कि अगर मुसलमान ईदगाह में या गांव की जामा मस्जिद में इकट्ठा ना हो सके और ना ही गिरोही शक्ल में नमाज़े ईद अदा करने की इमकानी सूरत हो तो जो लोग जम्हूर के मौकिफ पर अ़मल करते हुए अपने-अपने घरों में नमाज़े ईद अदा करें उनको इस अमल से

रोका नहीं जाएगा ना ही उनको मलामत की जाए और ना ही उन्हें मुबतदअ़ कहा जाएगा क्योंकि यह मसअला इजतिहादी है और इस सिलसिले में क़तई दलील नहीं है

ईद की नमाज़ का तरीका:

ईद की नमाज़ 2रकअ़त अदा की जाएगी, इमाम पहली रकअ़त के लिए तकबीरे तहरीमा कहे और आहिस्ता दुआए इसतिफताह़ पढे फिर बुलन्द आवाज़ से मज़ीद 6 तकबीरात कहे इसके बाद जहरन सूरह फातिहा पढे, इसके बाद सूरेह क़ाफ या सूरह अअ़ला या क़ुरआन से जो याद हो वह पढे फिर रुकूअ़ व सजदे के बाद दूसरी रकअ़त के लिए खड़ा हो फिर पहले बुलन्द आवाज़ से पांच तकबीरात कहे और जहरन सूरह फातिहा की किरत के बाद सूरह क़मर या सूरह ग़ाशिया या कोई दूसरी सूरत पढे और रुकूअ़ व सुजूद के बाद सलाम फेरकर लोगों को मुख्तसर खुतबा दे. ईद की क़ज़ा पढते वक्त इसी तरह 2 रकअ़त अदा करें और खुत्बा छोड़ दें , यह मसनून है.

अल्लाह तआला अहले तौहीद की अहले शिर्क व कुफ्र के शर से हिफाजत फरमाए, ईद के दिन तमाम मुसलमानों को जमाअ़त के साथ नमाज अदा करने की तौफीक दे और मुल्क में सब के ह़क में अमन व अमान की फिजा पैदा फरमाए .आमीन

⊷हिंदी अनुवाद: मुहम्मद मुद्दस्सिर सलफी भोपाल

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

12 May 2020